اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

تعوذ اور استعاذہ

ماہنامہ الحقیقہ پاکستان

جلد 9 | مئی 2009ء جمادی الاول ۱۴۳۰ھ | شمارہ 6

ہمیں صوفی محمد نہیں

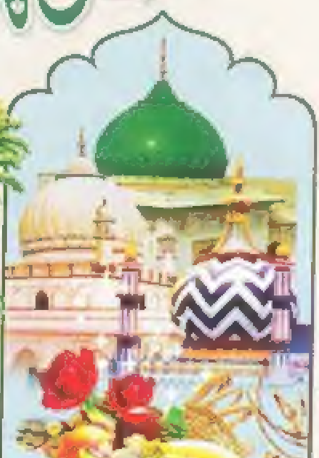


حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم والی شریعت کا نفاذ چاہیے



صوفیاء کے نزدیک خدمت خلق کا مقام





حضور نقش لاثانی کے اخلاق کریمانہ

سلام کے گہرے اثرات اور صیہونی پروپیگنڈہ

نعت شریف

اصل مکان و حاصل امکاں حضور ہیں ۔۔۔ سرِ سرور و سرورِ دوراں حضور ہیں

ساری خدائی فرش پہ مہمان آپ کی ۔۔۔ اپنے خدا کے عرش پہ مہماں حضور ہیں

اللہ رے حضور کی مشکل کشائیاں ۔۔۔ مشکل کشا کریموں کے سلطاں حضور ہیں

ٹکر رہی ہماری فراعین عصر سے ۔۔۔ یہ جان کر اپنے نگہباں حضور ہیں

دنیا و حشر کی تو کڑی دھوپ سے نہ ڈر ۔۔۔ ہاں ہاں لئے وہ سایۂ داماں حضور ہیں

آیا جو لب پہ نام تو سب غم غلط ہوئے ۔۔۔ واللہ کیسا مایۂ درماں حضور ہیں

جس کا طواف کرتی ہے ایک ایک آرزو ۔۔۔ ارمان بلکہ حاصل ارماں حضور ہیں

ملت کی کھیتی خشک بھی جو ہے تو غم نہیں ۔۔۔ لطف و کرم کا ابر بہاراں حضور ہیں

فرماں ہے جن کا شارح فرمان کبریا ۔۔۔ واللہ ایسے صاحب فرماں حضور ہیں

ہیں وجہ امتیاز بھی ممتاز بھی حضور ۔۔۔ فرقان اور مہبط فرقاں حضور ہیں

آسی ہمارا شیخ بھی جن کا ہے اک کرم ۔۔۔ وہ منبع عنایت و احساں حضور ہیں

حضور مفکر اسلام علیہ الرحمہ

تنظیم دین حق کی عالمی تحریک شیدایان اسلام کا ترجمان

ماہنامہ الحقیقہ پاکستان

جلد 9 مئی 2009ء جمادی الاول ۱۴۳۰ھ شمارہ 6

زر تعاون

پاکستان فی پرچہ -/20 روپے سالانہ		
بذریعہ ڈاک -/250 فی پرچہ سالانہ چندہ		
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

لاثانی بک اینڈ کمپوزنگ سنٹر 0542-451997

صوفی محمد آصف نقشبندی 0542-451734

فہرست

پبلشر محمد عطاء الحق نے ... سے چھپوا کر مرکزی دفتر ماہنامہ الحقیقہ ... فون 0542-451734 ادارہ سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس ۶۲-۱۰

کلمة الحقیقه — ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم — اداریہ

پاکستان کی بقا صرف شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

مدیر مسئول کے قلم سے

کلمہ شریف پڑھنے والے مسلمانوں کے ذہنوں میں بار بار یہ سوال ابھرتا ہے کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے تک اسلامی نظام سے محروم کیوں ہے؟ انگریزوں سے وطن عزیز آزاد کرانے کیلئے مسلمانوں نے مشترکہ کوششیں کیں جو بار آور ہوئیں۔

مسلمانوں کے راہنما قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ نے اپنی دیانتدارانہ، سیاسی، فکری اور مدبرانہ صلاحیتوں کی بدولت رات دن کی انتھک کاوشوں کے بعد اپنا الگ ملک قائم تو کر لیا مگر زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا اور ان کا اسلامی ریاست کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ اگر قائداعظم علیہ الرحمہ اور کچھ عرصہ زندہ رہ جاتے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ پاکستان کو اسلامی ریاست کی صورت میں مستحکم ملک بنا دیتے اور آج یہ ملک اسلامی حیثیت سے دنیا میں باوقار اور نمایاں طور پر زندہ ہوتا۔ مسلمانوں کے ذہنوں میں کسی قسم کے سوال پیدا نہ ہوتے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ ہندوؤں کا بھارت جو پاکستان کے ساتھ ہی علیحدہ ہوا تھا اس کو بھارتی رہنماؤں نے خوب مستحکم بنا لیا، دنیا کا کوئی بڑا ملک بھارت کی مخالفت نہیں کرتا۔ مگر پاکستان کی صورتحال مختلف ہے اس میں صرف اور صرف اقتدار کی جنگ لڑی جاری ہے اندرون ملک بہت سی سیاسی جماعتیں اور سیاسی شخصیتیں انتشار کی جنگ کی نذر ہو چکی ہیں اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ ان سیاسی رہنماؤں کو یہ بھی نہیں خیال کہ اگر ملک ہوگا تو اقتدار کی بات ہوگی۔ اگر خدانخواستہ ملک ہی نہ ہوگا تو پھر اقتدار کہاں ہوگا۔

حکومتوں نے آج تک عوام کو نفاذ شریعت کی بجائے مہنگائی، افلاس، رشوت ستانی، غنڈہ گردی، ذخیرہ اندوزی اور

لاقانونیت کے تحفے عطا کیے اور کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ گذشتہ دور میں برسرِاقتدار لوگوں کا عبرت ناک انجام سامنے آیا ہے۔ ہمارے ملک کے رہنماؤں نے اس سے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔

اس وقت تمام برائیوں کا علاج صرف اور صرف نفاذ شریعت مصطفےٰ ﷺ میں ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں جو شریعت کا ڈھونگ رچایا جا رہا ہے وہ بھی بے بنیاد ہے۔ وہ اکثر دین و مذہب سے ناآشنا ہیں۔ شریعت تو وہی نافذ کر سکتے ہیں جو دین و ایمان کی روح سے واقف ہوں حضرت اقبال علیہ الرحمہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

مغز قرآن، روح ایمان، جان دیں

ہست حب رحمۃ للعلمین

آج کل پاکستان میں حالات نہایت ہی سنگین ہیں۔ ہر جگہ بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ اہل ایمان پریشان ہیں۔ ناحق مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ لوگو! غور فرماؤ جو یہ سمجھتا ہے کہ ملک پاکستان میں انتشار پھیلا کر شریعت نافذ ہو سکتی ہے۔ وہ سخت بھول میں ہے واللہ ہرگز ایسا نہیں، سنو سنو قرآن اور صاحب قرآن کا فیصلہ

من قتل نفساً بغير نفس او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعا ط و من احيا ها فكانما احيا الناس جميعا ط (المائدہ:۳۲)

ترجمہ: کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کو بچا لیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال من حمل علينا السلاح فليس منا (بخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

ملک پاکستان میں انتشار پھیلانے والے اسلام سے مخلص نہیں ہیں۔ یہ غیروں کے ایجنٹ ہیں۔ ان کے ٹکڑوں پر پل رہے ہیں اور ان کے اشارۂ ابرو پر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کوئی بھی اہل ایمان ایسا نہیں کر سکتا جو ایسا کرے وہ اسلام کا اور پاکستان کا غدار ہے۔ رب تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی امت کی حفاظت فرمائے اور ملک پاکستان پر رحم فرمائے۔ اس کو مخلص حکمران عطا فرمائے جو اس میں شریعت مصطفےٰ ﷺ نافذ کرے۔ آمین

تعوذ و استعاذہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

تعوذ و استعاذہ:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کے پڑھنے کے عمل کو تعوذ و استعاذہ کہتے ہیں۔

تعوذ و استعاذہ کی حکمت و فلسفہ:

تعوذ و استعاذہ کی حکمت و فلسفہ یہ ہے کہ تعوذ و استعاذہ دراصل اجازت طلب کرنا ہے۔ کیونکہ جو شخص کسی بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے تو اس کی اجازت کے بغیر اندر داخل نہیں ہوتا۔ اسی طرح جو شخص قرآن کریم کی تلاوت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ مالک حقیقی اور بادشاہوں کے بادشاہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس سے شرف ہم کلامی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو تعوذ و استعاذہ پڑھنا اس کے حضور شرف ہم کلامی حاصل کرنے کی اجازت طلب کرنا ہے۔ حکم خداوندی ہے

فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم (النحل ۹۸)

ترجمہ: تو جب قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔ (کنزالایمان)

لہذا تلاوت قرآن پاک سے پہلے یا کسی اور مقام پر تعوذ و استعاذہ پڑھنا حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔

ارکان تعوذ و استعاذہ:

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ نے تفسیر کبیر میں پانچ ارکان تعوذ شمار کئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تعوذ اس وقت تک کامل و اکمل نہیں ہوتا جب تک پانچ ارکان نہ پائے جائیں۔

:1	تعوذ و استعاذہ:	یعنی پناہ مانگنا
:2	مستعیذ:	یعنی پناہ مانگنے والا۔
:3	مستعاذ بہ:	جس کی پناہ مانگی جائے۔

۴: مستعاذ منه: جس سے پناہ مانگی جائے۔

۵: سبب الاستعاذہ: جس کی وجہ سے پناہ مانگی جائے۔

تعوذ یا استعاذہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم یعنی میں پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

اعوذ کا معنی ومفہوم:

اعوذ (عوذ) سے بنا ہے اور عوذ کے دو معنی ہیں۔

(۱) پناہ مانگنا۔ (۲) ملنا۔ (تفسیر کبیر)

پہلے معنی کے اعتبار سے اعوذ باللہ کے معنی ہوں گے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور دوسرے معنی کے اعتبار سے اعوذ باللہ کے معنی ہوں گے میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ لگاتا ہوں اور ملاتا ہوں۔

عوذ، عیاذ اور معاذ تینوں مصدر ہیں اور ہم معنی ہیں ان میں سے تیسرا معاذ قرآن پاک میں استعمال ہوا ہے۔

قال معاذ اللہ انہ ربی احسن مثوای (یوسف ۲۳)

ترجمہ: کہا اللہ کی پناہ وہ عزیز میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا۔

قال معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ (یوسف ۷۹)

ترجمہ: کہا اللہ کی پناہ

رسول اللہ ﷺ کی پناہ:

ویسے تو دکھ درد، تکلیف ومصیبت، رنج وبلا میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی جاتی ہے۔ مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے مصیبت وتکلیف کے وقت رسول اللہ ﷺ کی پناہ چاہی۔ حدیث مبارکہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

انہ کان یضرب غلامہ فجعل یقول اعوذ باللہ قال فجعل یضربہ فقال اعوذ برسول اللہ فترکہ فقال رسول اللہ علیہ السلام واللہ اللہ اقدر علیک منک علیہ قال فاعتقہ (صحیح مسلم کتاب الایمان۔ باب صحبۃ الممالیک ۲:۵۲)

ترجمہ: وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے تو غلام نے کہنا شروع کر دیا (اعوذ باللہ) میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، انہوں نے ہاتھ نہ روکا بلکہ پٹائی کرتے رہے۔ پس غلام نے کہا (اعوذ برسول اللہ) میں رسول اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً چھوڑ دیا۔

حضور ﷺ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "خدا کی قسم بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو غلام پر" انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی پناہ در حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت رسول اللہ ﷺ کو پکارنا، آپ کی دہائی دینا شرک نہیں اور نہ ہی پکارنے والا مشرک ہو جاتا ہے۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ اس غلام سے یہ ضرور فرماتے کہ تو مشرک ہو گیا ہے تو نے شرک کا ارتکاب کیا ہے۔ چونکہ تو نے غیر اللہ کی دہائی دی ہے۔

اللہ: اسم جلالت یعنی لفظ اللہ مشتق نہیں ہے۔ جیسے کسی بھی ذات واجب الوجود کا ادراک ممکن نہیں ایسے ہی اس کے نام پاک کی حقیقت بھی

اور ادراکِ انسانی سے ماوراء ہے۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

"ان هذا اللفظ اسم علم لله تعالیٰ و انه ليس مشتق الیه وهو قول الخليل و سيبويه و قول اكثر الا صولين والفقهاء (تفسیر کبیر)

ترجمہ: بے شک لفظ اللہ، اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی اور یہ ہرگز مشتق نہیں ہے اور یہی امام خلیل سیبویہ کا اور اکثر اصولیوں اور فقہا کا قول ہے۔

شیطان ا: لفظ شیطان، شیط (اجوف یائی) سے بنا ہے اس کے دو معنی آتے ہیں۔

(ا) جلنا۔

(۲) ہلاک ہونا۔

(ا) چونکہ شیطان حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم اور مسجود ملائکہ ہونے سے غضب و حسد کی آگ میں جل اٹھا، لہٰذا شیطان ٹھہرا۔

(۲) جب اس نے حکم الٰہی کی مخالفت کی، تکبر کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کی تو ہلاک و برباد ہو گیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی دیدہ و دانستہ مخالفت، تکبر، انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی، تباہ و برباد کر دینے والی باتیں ہیں۔ ان سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ اور اپنے متعلق دوست احباب، حلقہ میں بیٹھنے والوں کو بھی بچانا چاہئے۔

شیطان ۲: لفظ شیطان شطن سے بنا ہے اس کے دو معنی ہیں۔ (ا) مضبوط اور لمبی رسی۔ (۲) دور ہونا۔

(ا) شیطان کو شیطان اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گمراہی میں سخت اور مضبوط ہے اور اپنا انجام معلوم ہونے کے باوجود نافرمانی سے باز نہیں آتا اور اپنی گمراہی کے سلسلہ کو دراز کئے جا رہا ہے۔

(۲) شیطان کو شیطان اس لئے کہتے ہیں کہ وہ راہ راست سے دور ہے۔

المستعاذ به:

قرآن و حدیث میں مستعاذ بہ دو چیزیں وارد ہوتی ہیں۔ (ا) ذات الٰہیہ (۲) کلمات الٰہیہ

(ا) اعوذ باللہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں یعنی ذات الٰہی کی۔

(۲) اعوذ بکلمات اللہ التامات:۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

مجرب نسخہ:۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ گذشتہ رات بچھو کے ڈنگ کے مارنے سے جو تکلیف مجھے پہنچی ہے اسے بیان نہیں کر سکتا آپ ﷺ نے فرمایا "سنو! اگر شام کو تم نے یوں کہہ لیا ہوتا

اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق" (المشكوة المصابيح)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

فائدہ: جس جگہ پر کوئی خطرہ ہو، دشمن، موذی جانور یا دیگر کسی بلا کا تو یہ کلمات پڑھے جائیں تو پڑھنے والا دشمن وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔

۴ المستعیذ:

استعاذہ یا تعوذ کے عمل کے عامل یا اس فعل کے فاعل کو مستعیذ کہتے ہیں۔ جس کے بغیر استعاذہ عمل میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے (فاستعذ باللہ) اللہ کی پناہ مانگ اور کسی کی تعمیل میں (اعوذ باللہ) میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کوئی معین شخص نہیں اور نہ ہی یہ حکم کسی شخص کے ساتھ خاص ہے۔ بلکہ یہ حکم عام قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء، اولیاء، محبوب و مقرب اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے چلے آرہے ہیں۔ جیسا کہ

حضرت نوح علیہ السلام کا پناہ مانگنا:

قال رب انی اعوذ بک ان اسئلک مالیس لی بہ علم (ھود ۴۷)

ترجمہ: نوح نے کہا میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم نہیں۔ (کنزالایمان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پناہ مانگنا:

انی عذت بربی و ربکم من کل متکبر لا یومن بیوم الحساب (المومن۔۲۷)

ترجمہ: میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر متکبر سے جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا

قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین۔ (البقرہ ۶۷)

ترجمہ: فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں۔ (کنزالایمان)

حضرت یوسف علیہ السلام کا پناہ مانگنا:

قال معاذ اللہ انہ ربی احسن مثوای (یوسف۔۲۳)

ترجمہ: کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ وہ عزیز تو میرا رب (پرورش کرنے والا) ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا۔

حضرت مریم کی والدہ کا پناہ مانگنا:

وانی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطان الرجیم۔ (آل عمران ۳۶)

ترجمہ: اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔ (کنزالایمان)

حضرت انسان کو حکم الٰہی:

و اما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ (الاعراف ۲۰۰)

ترجمہ: اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کوچا دے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ (کنزالایمان)

آقا دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پناہ مانگنے کا حکم:

وقل رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین

ترجمہ: اور دعا کریں کہ اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (کنزالایمان)

قل اعوذ برب الفلق۔ (الفلق: ۱)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (کنزالایمان)

قل اعوذ برب الناس۔ (الفلق: ۱)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (کنزالایمان)

ان رسول اللہ ﷺ کان یقول اللھم انی اعوذبک من الشقاق و النفاق و سوء الاخلاق ۔ (ابوداؤد: ۱/۲۲۳، نسائی: ۲/۳۱۵)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے جھگڑے سے منافقت سے اور برے اخلاق سے۔

ان رسول اللہ ﷺ کان یقول اللھم انی اعوذبک من الفقر و القلۃ و الذلۃ ۔ (ابوداؤد: ۱/۲۲۳)

ترجمہ: بے شک رسول اکرم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں روزی کی تنگی سے مال کی کمی سے اور ذلت سے

ان رسول اللہ ﷺ کان یقول اللھم انی اعوذبک من البرص و الجنون الجذام ۔ (ابوداؤد: ۱/۲۲۳، نسائی: ۲/۳۱۷)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے برص سے جذام اور جنون سے۔

۴: المستعاذ منہ:

استعاذ یا تعوذ کے ارکان میں سے ایک اہم رکن المستعاذ منہ ہے۔ جس کا معنی ہے وہ چیز جس سے پناہ مانگی جائے یعنی شیطان نیز شیطان کا شر دلوں میں وسوسہ ڈالنا ہے یقیناً شیطان کا وسوسہ بہت بڑی آفت و معصیت ہے دین و ایمان کیلئے سخت نقصان دہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس سے اللہ کی پناہ مانگیں اور ساتھ ہی جا بجا یہ ارشاد فرمایا کہ شیطان بنی آدم کا دشمن ہے اور وہ کام جو شیطان نے جنت سے نکلتے وقت کیا تھا اس کا ذکر کیا۔

قال فبما اغویتنی لا قعدن لھم صراطک المستقیم ثم لآتینھم من بین ایدیھم و من خلفھم و عن ایمانھم و عن شمائلھم و لا تجد اکثرھم شکرین۔ (اعراف: ۱۶-۱۷)

ترجمہ: بولا قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا تو میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا پھر میں ضرور ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے اور تو ان سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔ (کنزالایمان)

قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین۔ (ص: ۸۲)

ترجمہ: بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔

جن کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شیطان کے وسوسے سے بچا لے وہ اس کے برگزیدہ بندے ہیں جن کا ہر عمل اس کی رضا و خوشنودی کیلئے ہوتا ہے۔

الحب للہ و البغض للہ کان النبی ﷺ یقول اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق و الاعمال و الاھواء (ترمذی شریف)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے جھگڑے سے، منافقت سے اور برے اخلاق سے۔

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الفقر والقلة [illegible]

ترجمہ: [illegible] اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں [illegible]

کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاهواء

(ترمذی شریف)

ترجمہ: [illegible] اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق، اعمال اور خواہشات سے

کان رسول الله ﷺ یقول اللهم انی اعوذ بک من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع (نسائی ۲-۳۲۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے ایسا علم جو نفع نہ دے، وہ دل جس میں خشوع و خضوع نہ ہو، وہ پیٹ جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔

کان رسول الله ﷺ یقول اللهم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر (نسائی شریف ۲-۳۱۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں [illegible]

[illegible] عذاب قبر سے

عن ابی سعید قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اعوذ بالله من الکفر والدین [illegible]

ترجمہ: حضرت ابو سعید [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر اور قرض سے۔

ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے

ان عبادی لیس لک علیهم سلطان (حجر-۴۲)

[illegible] (کنزالایمان)

اس کو شیطان نے بھی تسلیم کیا اور کہا

الا عبادک منهم المخلصین (ص-۸۳)

ترجمہ: مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔ (کنزالایمان)

شیطان کا عمل:

شیطان کا کام یہ ہے کہ وہ انسان کے دل و دماغ میں وسوسہ ڈالتا ہے جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

الذی یوسوس فی صدور الناس (الناس-۵)

ترجمہ: جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

شیطان نے وسوسہ ڈالنے کی کیفیت [illegible] انسان کے باطن میں گھس جاتا ہے اور قلب میں پناہ لیتا ہے [illegible]

ہوسکتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الشیطان یجری مجری الدم

ترجمہ: بے شک شیطان خون کی جگہوں پر گردش کرتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

۵۔ سبب الاستعاذہ

[illegible]

فوت ہو جائے تو وہ شہید ہوگا اور اسی طرح جو شام کو پڑھے تو صبح تک

[illegible]

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

[illegible]

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث

[illegible]

اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و عقابہ و شر عبادہ و من ھمزات الشیاطین

[illegible]

فائدہ: تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے (ابوداؤد شریف)

وما علینا الا البلاغ

اتحادِ ملت

قسط:25 کی ضرورت

[illegible]

نئی امریکی سازش

"عراق پر امریکی قبضے کے بعد امریکہ کی دنیا بھر میں دانستہ کوشش ہے کہ عالم اسلام کو شیعہ سنی بلاکوں میں تقسیم کردے اور دونوں کے درمیان مفادات اور مذہبی اختلافات کی جنگ شروع کرادی جائے"

انسانیت کا بیڑا غرق ہے تو انسان محض شکل [illegible]

حضور ﷺ کا فیض [illegible]

[illegible] جہاں بھی ہے وہ اسی انسان پرور محبوب رب اکبر ﷺ کی [illegible]

[illegible]

موجودہ صورت حال [illegible]

[illegible]

مگر افسوس صد افسوس موجودہ صورت حال [illegible]

عشق رسول ﷺ [illegible]

[illegible]

حزب اللہ یعنی اللہ (والوں) کی پارٹی

حزب الشیطٰن یعنی شیطان کی پارٹی

[illegible]

اس سودے میں ہرگز نقصان نہیں کا خسارہ

[illegible]

جیسی مازی پر عمل آتا ہے اور حکومت اس کی عمل ہو سکتی

[illegible]

پاکستان کا ماہا عامل میں کوئی کے ہاں سے عمل ہوچکا ہے"

تھا اس کے گلے میں سینکڑوں تعویز لٹک رہے تھے

ایڈووکیٹ صاحب نے کہا "جناب میرا نام ایوب کھٹی ہے"

حضور نبی کریم ﷺ حاضر و ناظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا﴾

(سورۃ الاحزاب آیت ۴۵ پارہ (۲۲) رکوع (۳))

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

شاہد کے معنی ہیں حاضر و ناظر کے۔ شاہد بنا ہے شہادت سے مشتق ہے۔

مفردات امام راغب میں ہے

﴿الشہود والشہادۃ الحضور مع المشاہدۃ اما بالبصر او بالبصیرۃ﴾

شہود اور شہادت کے معنی ہے حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ۔

﴿عالم الغیب والشہادۃ﴾

ترجمہ: اللہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔

اگر شاہد کا معنی گواہ بھی کیا جائے تب بھی حاضر و ناظر کے خلاف نہیں اس لئے کہ گواہ کو بھی گواہ (شاہد) اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ موقع پر موجود ہوتا ہے وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے

علامہ جلال الدین سیوطی اور دیگر مفسرین نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے

﴿یاایھا النبی انا ارسلناک شاہدا﴾ علی من ارسلت الیہم

ترجمہ: ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ان پر جن کی طرف آپ بھیجے گئے۔

(تفسیر جلالین، تفسیر روح المعانی، تفسیر ابو السعود، تفسیر جمل، تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک)

یعنی حضور ﷺ کا شاہد اور حاضر و ناظر ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے ہیں۔ اب قرآن سے پوچھتے ہیں کہ حضور ﷺ کن کن لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں تو قرآن جواب دیتا ہے کہ سید عالم ﷺ تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں آپ

کی رسالت عامہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

[illegible]

[illegible] (۱۸)

[illegible] تمام مخلوق کی طرف بھیجے گئے ہیں

﴿تمام مخلوق کے رسول ﷺ﴾

[illegible] الخلق كافة وختم بي النبيون

حضرت ابو [illegible] فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے [illegible] تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ ([illegible])

اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے

۱ حضور ﷺ [illegible] انبیاء [illegible] فضیلت [illegible] اسلام میں کوئی مثل نہیں تو امتی حضور ﷺ کی مثل کیسے ہو سکتے ہیں

۲ [illegible] ختم کر دی گئی [illegible] قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا [illegible]

تو دانائے ما کان وما یکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

۳.....حاضر و ناظر ہونا:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا عَلٰى مَنْ اُرْسِلْتَ اِلَيْهِمْ﴾

ترجمہ: ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ان پر جن کی طرف آپ بھیجے گئے۔ (تفسیر جلالین)

علامہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ان سب کے حاضر و ناظر ہیں جن کی طرف آپ بھیجے گئے اور قرآن کی آیت اور حدیث سے واضح ہوا کہ آپ ﷺ عالمین کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ ان سب کے گواہ اور حاضر و ناظر بھی ہیں۔ اسی لئے امام اہل سنت فرماتے ہیں

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (سورہ نساء آیت ۴۱ پارہ ۵)

ترجمہ: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ لائیں گے۔

ہر نبی اپنی اپنی امت کے نیک و بد کی گواہی دیں گے اور امت محمدی نبیوں کی گواہ ہوگی اور حضور ﷺ اپنی امت کے گواہ لیکن ان گواہیوں میں فرق ہوگا کہ امت کی گواہی تو آپ کے بتانے سے ہوگی۔ اور آپ ﷺ کی گواہی چشم دید ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے تمام حالات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ اسی لئے کفار حضور ﷺ کی گواہی پر اعتراض نہ کر سکیں گے جو امت کی گواہی پر اعتراض کریں گے کہ انہوں نے بغیر دیکھے گواہی کیسے دے رہے ہیں۔ (تفسیر نعیمی)

آیت ۳:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾

(سورہ بقرہ آیت ۱۴۳ پارہ نمبر ۲)

ترجمہ: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا تو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے دریافت فرمایا جائے گا وہ عرض کریں گے یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی تھی اس پر اُن سے علی سبیل الاحتجاج دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے امت محمدیہ ہماری شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امتوں کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو وہ عرض کریں گے یا رب تو نے ہماری طرف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی [illegible] تفسیر میں فرماتے ہیں

[illegible]

(تفسیر عزیزی جلد ۱ ص ۱۳۶ [illegible])

آیت ۴

[illegible]

ترجمہ: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے۔

[illegible]

اس آیت کے تحت [illegible] حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عالمین سے مراد صرف جن و بشر یا صرف مخلوق ہی نہیں بلکہ کل ماسوی اللہ ہے اس لئے کہ حضور ﷺ کا رحمۃ للعالمین ہونا بلا جہت رسالت ہے اور رسالت کل مخلوق کیلئے عام ہے جیسا کہ خود حضور ﷺ نے فرمایا

﴿أرسلت إلى الخلق كافة﴾

ترجمہ: میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں (مسلم)

جب رسالت کل مخلوق کے لئے عام ہے تو رحمت بھی سارے جہانوں کے لئے عام [illegible] اللہ کے سوا سارے کو شامل قرار پائی [illegible]

زندہ ہونا مرحوم سے حاجت ہے، جو زندہ اور مرحوم پر رحم کی قدرت واختیار رکھتا اور مرحوم سے قریب ہو)

نمبر ۱ سب سے پہلے ذہن میں یہ رہے کہ رحم کرنے والا زندہ ہو، مردہ شخص کسی پر رحم نہیں کر سکتا، دوسرا رحم کا حاجت مند اور مستحق ہو۔ اسے بعد اگر حضور ﷺ معاذ اللہ زندہ نہ ہوں تو رحمۃ للعالمین نہیں ہو سکتے۔ جب آیت قرآنیہ سے حضور ﷺ کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت ہو گیا تو حضور ﷺ کا زندہ ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

نمبر ۲ دوسری بات یہ ہے کہ صرف زندہ ہونے سے کسی پر رحم نہیں کیا جا سکتا جب تک رحم کرنے والا مرحوم کے حال کا عالم نہ ہو کیونکہ بے خبری میں کسی پر کیا رحم کرے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ فرض کیجئے زید انتہائی مفلوک الحال ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی شخص اس پر رحم کرے۔ غلام کے نظر سے گزرے۔ بیچارہ اسی جوش اور ولولہ میں ہے کہ وہ عمرو کے پاس جاتا ہے اور اس سے رحم کی درخواست کرتا ہے۔ عمرو اس کی درخواست سن لیتا ہے مگر اسے کچھ معلوم نہیں کہ اس کا حال کیا ہے؟ وہ نہیں جانتا کہ وہ کس مصیبت میں مبتلا ہے اور کس نوعیت کے رحم کا طالب ہے۔ پس وہ اس سے دریافت کرتا ہے کہ تمہیں کیا تکلیف ہے اور تم کس طرح کی مہربانی چاہتے ہو۔ اب اگر زید اسے اپنا حال نہ بتائے اور یہی کہتا رہے کہ آپ میرا حال نہ پوچھئے بس مجھ پر رحم کر دیجئے تو کیا عمرو اس پر رحم کر سکتا ہے؟ نہیں اور یقیناً نہیں جب تک وہ اپنا حال نہ بتائے اور عمرو اس کے حال سے پوری طرح باخبر ہو اس وقت تک وہ قطعاً اس پر رحم نہیں کر سکتا۔

آیۂ قرآنیہ کی روشنی میں حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں تو جب تک حضور ﷺ تمام عالمین ماسوا اللہ جمیع کائنات مخلوقات سے باخبر نہ ہوں اور جمیع عالموں کے احوال کا علم حضور ﷺ کو نہ ہو اس وقت تک حضور ﷺ رحمۃ للعالمین نہیں ہو سکتے۔ جب حضور ﷺ کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت ہے تو تمام کائنات کے احوال کا عالم ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

نمبر ۳ تیسری بات یہ ہے کہ صرف عالم ہونے سے بھی کسی پر رحم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ رحم کرنے والا مرحوم تک اپنی رحمت پہنچانے کی قدرت واختیار نہ رکھتا ہو۔

مثال کے طور پر ایک شخص شب و روز ہمارے پاس مقیم ہے وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں مشغول رہتا ہے اور عبادت و ریاضت کرتے کرتے وہ اس قدر ضعیف و ناتواں ہو گیا ہے کہ اس کے لئے چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا تک دشوار ہو گیا ہے۔ یہ شخص ہوش ربا گرانی اور قتل و غارت کے الزام میں پکڑ کر تختۂ دار پر لٹکا دیا جائے اور وہ یہ کہے کہ اس وقت ہم سے رحم کی درخواست کرتے ہوئے یہ کہ آپ خوب جانتے ہیں کہ میں بے گناہ ہوں آپ مجھ پر رحم کیوں نہیں کرتے تو ہم اسے یہی جواب دیں گے کہ واقعی ہم آپ کے حال سے پوری طرح باخبر ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ آپ بے گناہ ہیں مگر افسوس کہ ہمارے پاس وہ قدرت و اختیار نہیں کہ آپ کو ظالموں سے بچا لیں اور اپنی رحمت آپ تک پہنچا سکیں جب تک ہمیں اختیار اور قدرت نہ مل جائے اس وقت تک ہم آپ پر رحم نہیں کر سکتے معلوم ہوا قدرت و اختیار کا ہونا بھی رحم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جب حضور ﷺ تمام مخلوقات اور کل کائنات کے لئے علی الاطلاق راحم ہیں تو ہر ذرۂ کائنات تک رحمت و شفقت پہنچانے کی قدرت اور اختیار بھی حضور ﷺ کو حاصل ہے۔

[illegible] بھی ضروری ہے کہ رحم کرنے والا مرحوم کے قریب ہو اور مرحوم راحم کے قریب ہو۔

اس بات کو ایک مثال سے [illegible] سمجھئے [illegible] آپ [illegible] کسی دوسرے [illegible] ہیں [illegible] آپ کے مخلص دوست [illegible] ہیں [illegible] اور خلوص قلب سے [illegible] آپ [illegible] ہے۔

[illegible] بھی ہیں رحم [illegible] قدرت و طاقت بھی آپ کے اندر پائی جاتی ہے [illegible] مخلص دوست آپ سے [illegible] آپ اپنی حیات قدرت [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] راحم کا مرحوم کے قریب ہونا بھی ضروری ہے۔

جب [illegible] قرآن [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] مخلوقات [illegible] راحم ہونا [illegible] حضور ﷺ [illegible] کائنات حضور ﷺ کے قریب [illegible]

ایک شبہ کا ازالہ [illegible] قریب [illegible] قریب ہو۔

[illegible] فی الحقیقت [illegible] قریب [illegible] لطیف ہو [illegible] لطیف ہو تو وہ لطیف ہوگا وہ ایک وقت تمام موجودات کائنات سے قریب ہو سکتا ہے جس میں [illegible]

دیکھئے ایک ہی قرآن [illegible] جہاں میں پڑھا جاتا ہے۔ مشرق و مغرب جنوب و شمال [illegible] حافظ قرآن کے سینے میں [illegible] قرآن [illegible] سب سے قریب ہے

تمام محسوسات میں شکل و صورت اور [illegible] ایک شکل ایک صورت [illegible] بے شمار شیشے [illegible] سے قریب ہے۔ ایک بولنے والے کی آواز تمام سامعین کے کانوں میں پہنچتی ہے [illegible] شکل و صورت [illegible] اور [illegible] میں پائی جاتی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ [illegible] قرآن شریف [illegible] اسی طرح [illegible] کثافت سے منزہ ہیں یعنی قرآن شکل و صورت اور آواز یہ سب چیزیں لطیف ہیں۔ [illegible] سب سے قریب ہیں کسی سے دور نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی [illegible] کوئی لطیف سے لطیف چیز بھی [illegible] ممکنات سے قریب ہونا [illegible] حضور ﷺ تو لطیف ہیں [illegible]

حضور کا سب سے قریب ہونا کوئی [illegible] نہیں۔ [illegible] لطافت کا عالم یہ ہے کہ جہاں تک [illegible] جا سکتی ہے [illegible] بھی [illegible] سکتی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اور [illegible] سے بھی زیادہ لطیف ہیں۔ [illegible] کہ جہاں [illegible] نہیں پہنچ سکتی [illegible] ہوا [illegible] نہیں جا سکتی نہ جہاں آواز اور ہوا بھی نہ جا سکے [illegible] یہاں تک کہ جہاں جبریل امین کا بھی گزر نہ [illegible] وہاں بھی حضور ﷺ پہنچ جاتے ہیں [illegible] جہاں [illegible] مکاں بھی نہ پہنچ سکے وہاں بھی حضور ﷺ پائے جاتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو شب معراج کا حال سامنے رکھئے جس سے آپ کو ہمارے بیان کی تصدیق ہو جائے گی۔

مختصر یہ کہ لطافت ایسی صفت ہے جس کے ہوتے ہوئے قرب اور بعد مکانی کا [illegible] نہیں رہتا اور حضور ﷺ تو ایسے لطیف ہیں کہ تمام کائنات میں کوئی چیز رسول اللہ ﷺ کے برابر لطیف پیدا نہیں ہوئی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف جلد ۳ ص ۱۸۷ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ تھا دلیل یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس چیز سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اگر رسول اللہ ﷺ کا سایہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے وجود مبارک سے زیادہ لطیف ہوتا اور حضور ﷺ کے وجود مبارک کے برابر کوئی لطیف چیز جہاں میں پیدا نہیں ہوئی چہ جائیکہ اس سے زیادہ لطیف ہو۔ اس صورت میں حضور ﷺ کا سایہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ تمام عالموں کے قریب اسی وقت ہو سکتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ درجے کے نورانی روحانی اور لطیف ہوں۔ چونکہ [illegible] ہونے کی وجہ سے ان کا تمام جہانوں سے قریب ہونا ضروری ہے اس لئے ان کا روحانی نورانی اور لطیف ہونا بھی ضروری ہوا

ایک آیت سے پانچ مسئلے اس وضاحت سے ثابت ہو گئے یعنی حضور ﷺ تمام عالموں کے لئے رحمت [illegible] ہیں [illegible] ہیں اور تمام کائنات کے حالات [illegible] کے عالم بھی ہیں اور ساتھ ہی عالم [illegible] تک اپنی رحمت اور عنایت پہنچانے کی قدرت اور اختیار بھی رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ عالم کو محیط اور تمام کائنات کی ہر شے سے قریب بھی ہیں اور ایسے روحانی نورانی اور لطیف ہیں کہ جس کی بنا پر کائنات کی ایک چیز سے قریب ہونا دوسری چیز سے بعید ہونے کو مستلزم نہیں بلکہ بیک وقت تمام افراد عالم سے یکساں قریب ہیں۔ (مقالات کاظمی)

آیت ۵

﴿النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ ([illegible])

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہے۔

اولیٰ کے معنی ہیں زیادہ مالک، زیادہ قریب، زیادہ حقدار، یہاں تینوں معنی درست ہیں معلوم ہوا کہ حضور ہر مومن میں حاضر و ناظر ہیں کہ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ (تفسیر نور العرفان)

شیخ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہے۔ ([illegible])

سب سے زیادہ قریب ہم سے ہماری جان ہے اور جان سے بھی قریب نبی ﷺ

☆☆

[illegible]

[illegible] مالک حقیقی کی بارگاہ میں جبینوں کو خم کر دیا

[illegible] نے اغوائے فکر کا کوئی راہ [illegible]

[illegible]

بھی کسی اشاعت پر مائل کرنا" اس سے مرتی [illegible]

عالم میں دلوں کی دنیا اسلام کی دعوت سے جب لاالہ الا [illegible]

[illegible]

تہذیبی، تمدنی، ثقافتی اور فکری و معاشرتی۔

[illegible]

[illegible] ماضی کے ایک یورپی مفکر اور فلسفی [illegible] جارج برنارڈ شا کو [illegible]

[illegible]

[illegible] اس ملاقات میں برنارڈ شا نے آپ کی ایک پر عمل کی

[illegible]

[illegible]

[illegible] دنیا میں پھیلا ہے وہ قرآن کی زبان میں یوں ہے!

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ [illegible]

وجادلهم بالتي هي احسن

میں صورت گل دست صبا کا نہیں محتاج
کرتا ہے مرا جوش جنوں میری قبا چاک

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] پاکستان [illegible]

[illegible] شریعت

[illegible]

[illegible] پاکستان کی وابستگیاں حاصل کر

[illegible] سے ہمارے تمام تعلق ہے اور دوسری طرف ان

[illegible]

[illegible]

[illegible] شریعت [illegible]

[illegible]

[illegible] جاہلیت کا دور شروع ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شہید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان کے اکابرین کے خیالات ملاحظہ

[illegible]

○ مولوی اسماعیل ... جس سے اللہ کا بھی معصوم نہیں [illegible]

○ حضور پرنور ﷺ کے ظاہری زمانے میں یا بعد میں کوئی نبی آ جائے تو آپ ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ختم نبوت سے متعلق یہ بھی تشریح ... عوام کا سب سے بڑا سہارا ہے ورنہ ... نانوتوی نے ... (تحذیر الناس میں پیش کیا ہے)

○ مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں حضور ﷺ کے علم کو جانوروں سے تشبیہ دیا (معاذ اللہ)

○ مولوی خلیل انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں شیطان اور ملک الموت کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ بتایا (نعوذ باللہ)

○ مولوی اسماعیل دہلوی نے نماز میں حضور ﷺ کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر لکھا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے ناپاک نظریات رکھنے والے ان بدبختوں نے اپنے ... کو مقامات بلند پر فائز کرنے کی سعی لاحاصل کی، تو ذرا وہ بھی ملاحظہ کیجئے

○ محمود الحسن دیوبندی کا حسن عقیدت دیکھئے

'مولانا گنگوہی بانی اسلام کے ثانی ہیں (نعوذ باللہ) (مرثیہ ... [illegible])'

○ مولانا گنگوہی دہلوی بھی سنئے

'رحمۃ للعالمین ہونا حضور سرور عالم ﷺ کا خاصہ نہیں بلکہ ہر مومن کو رحمۃ للعالمین کہہ سکتے ہیں' (فتاویٰ رشیدیہ [illegible])

○ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں

'مولانا خلیل احمد ... تھے ... [illegible]'

○ مولانا رفیع الدین صاحب کہا کرتے تھے۔

'مولانا نانوتوی ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا' [illegible]

○ قاسمی سلمان احمد شجاع آبادی نے مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے بارے میں جو ... مولوی ... صاحب کے قلم سے پڑھیے

'قاسمی صاحب کہتے ہیں ... (لاہوری صاحب) کی قبر کے پاس سے گزرتا تو پتہ معلوم ہوتا کہ اللہ کا ... بندے کی ... پر ... ہے' (نعوذ باللہ) (بریلوی علماء کی کہانی)

رسالہ ... شیخ الاسلام نمبر (دیوبندی رسالہ) ... مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے بارے میں ان کے عقیدت مند کا قول ہے ... اندھوں کے مست افکار و بدحال ہونے کی کیفیت ملاحظہ کیجئے۔

'تم نے کبھی خدا کو بھی ... چلتے پھرتے دیکھا ہے؟ کبھی خدا کو بھی ... عظمت و جلال کے ... انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی تصور بھی کر سکتے ہو کہ رب العالمین اپنی کبریائی پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا'

اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے ساتھ اکابرین دیوبند کا رویہ دیکھ لیا اب پاکستان اور بانیان پاکستان سے ... بغض و عناد بھی ملاحظہ کیجئے۔

○ مولوی عطاء اللہ بخاری نے لاہور میں اپنی ایک تقریر میں کہا۔

"پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار (دیوبندیوں) نے مجبوراً قبول کیا" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص [illegible])

○ دیوبندی علماء نے تقسیم سے قبل و بعد پاکستان کے لئے 'پلیدستان' کا لفظ استعمال کیا (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص [illegible])

○ دیوبندی علماء نے پاکستان کو ... قرار دیا۔ (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص [illegible])

[illegible]

○ مفتی محمود [illegible] نے ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کہا

"خدا کا شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں ہوئے"

[illegible]

○ [illegible]علمی کا تازہ نمونہ بھی سنئے (یاد رہے کہ موصوف کشمیر کمیٹی [illegible])

[illegible]

تیسرا اعتراض: [illegible]

[illegible]

چوتھا اعتراض: [illegible]

[illegible]

پانچواں اعتراض: اسلام [illegible] حضور ﷺ فرماتے ہیں

من [illegible] فلیس منا [illegible]

یعنی جو شخص [illegible] کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ لوگ یہ کام بھی شاید ناحق [illegible] روزنامہ جنگ [illegible] اپریل ۲۰۰۹ء کے مطابق سوات کے [illegible]

[illegible]

[illegible] صوفی صاحب [illegible]

چھٹا اعتراض: [illegible]

[illegible]

ساتواں اعتراض: تصویر کشی [illegible] صوفی صاحب [illegible]

[illegible]

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

[illegible]

[illegible]

آٹھواں اعتراض: اسلام نے [illegible] عہد پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔

یاایها الذین امنوا اوفوا بالعقود [illegible]

ترجمہ: یعنی اے ایمان والو اپنے عہد پورے کیا کرو

[illegible]

[illegible] 8 مئی [illegible] 26 [illegible] 2009

[illegible] صوفی صاحب [illegible]

[illegible] 26 [illegible]

نواں اعتراض صوفی صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] فروخت میں اسلام ہے کہ خلاف اسلام؟

دسواں اعتراض [illegible]

[illegible]

[illegible] نکال لیتے ہیں۔

انصاف کیجئے

[illegible] صوفی صاحب [illegible]

[illegible] شریعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شریعت [illegible]

[illegible] شریعت مصطفیٰ ﷺ [illegible]

نہ کہیں بھی جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی

مرے جرم خانہ خراب کو ترے عفو بندہ نواز میں

[illegible]

[illegible] محمد سعید [illegible]

[illegible]

[illegible] پاکستان [illegible] شریعت مصطفیٰ علیہ التحیۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں گے اور [illegible]

[illegible]

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضور نقش لاثانی کے اخلاق کریمانہ

(پروفیسر محمد حسین [illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوف و عبادت: [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] لوگ مجھے [illegible] ہیں [illegible] خیال تھا کہ حضور میرے خوف کی وجہ سے [illegible] کی حاضری [illegible] میرے [illegible] حضور نقش لاثانی قدس سرہ نے فرمایا [illegible] حقیقت میں حضور [illegible] حضور نقش لاثانی قدس سرہ کا ارشاد [illegible] زندگی [illegible] اپنے سامنے [illegible] جھکیاں [illegible] کا مرحلہ بالکل [illegible] کیا اور [illegible] بھی [illegible] حقیقت [illegible] بھی حضور قبلہ عالم [illegible] جمیل شکر [illegible] ارشاد فرمایا [illegible]

[illegible] شکر [illegible] آنکھوں سے [illegible] مصیبت میں کام نہیں آیا [illegible] کسی پریشانی میں سہارا نہیں بنا۔

[illegible] دربار میں حاضر ہوتے تھے تو خالی نہیں جاتے تھے [illegible] رسول ﷺ [illegible] یہ حق ہے آپ نے کبھی اپنی تعریف نہیں کی اور یہ تو بہت بڑی بات ہے، کسی اور کسی کو بھی اپنے سامنے نہیں کرنے دی [illegible] تحدیث نعمت کے طور پر کبھی کچھ ارشاد فرمایا تو [illegible] میں بھی اللہ والوں کی [illegible] کی بات کرتی [illegible] قائم رکھی۔ چنانچہ دور حاضر میں جب [illegible] ایک کاروبار کی شکل اختیار کر چکی ہے، بعض مشائخ نے [illegible] کہ لفافے پر بڑے بڑے نعت خواں اور [illegible] رکھے ہوتے ہیں جس سے [illegible] نظر آتا ہے اس پس منظر میں ایک دفعہ حضور نقش لاثانی قدس سرہ نے فرمایا: میں اپنی طرف سے کہوں تو ٹھیک نہیں۔ ہاں کسی کی نظر کرم نے مجھے بے [illegible] کر دیا

[illegible]

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ○ (الذريت ۵۶)

[illegible]

من يطع الرسول فقد اطاع الله (النساء ۸۰)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا، بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

دوسرے مقام پر فرمایا!

والله ورسوله احق ان يرضوه ان كانوا مومنين ○ (التوبه ۶۲)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں ان کا ایک وصف یہ ذکر فرمایا

والذین یبیتون لربهم سجدا وقیاما (الفرقان ۶۴)

[illegible]

قرآن حکیم میں بار بار [illegible]

ولذکر الله اکبر (العنکبوت، ۴۵)

ترجمہ: اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

فاذکرونی اذکرکم (البقرہ، ۱۵۲)

ترجمہ: تم میری یاد کرو، میں تم کو یاد کروں گا۔

واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون (الجمعہ، ۱۰)

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله (النور-۳۷)

[illegible]

کا دل ایک لمحے کے لیے بھی یاد حق سے غافل نہ تھا۔

[illegible]

ہیں" (دفتر اول، مکتوب ۳۳)

[illegible]

(۵) یادکرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت

[illegible]

[illegible]

حدیث پاک ہے کہ فرشتوں نے حضور ﷺ کے بارے میں کہا

[illegible]

پریشانی کے اسباب

[illegible]

غزوۂ خیبر کا حال بھی تاریخ میں موجود ہے

[illegible]

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا:

[illegible]

ہم پر تو یہ ایسی مصیبت ہوئی ہے کہ وہ جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں ... کی جمع کرتے ہیں ... ان کے لئے صبح سے شام تک محنت کرتے ہیں ...

کرتے ہیں اور کبھی نہیں سوچتے کہ جن کا ہم سہارا ہے ...

[illegible]

کی اس کو کوئی پڑھنے والا نہیں۔

[illegible]

اور ان سب برائیوں کی اصل دنیا سے محبت ہے

کیا فرمایا طبیب صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

[illegible]

جڑ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

[illegible]

کوئی حصہ نہ ہوگا۔ (الشوریٰ ۲۰)

[illegible]

طفیل معاف کر دے تو اس کا کرم ہے

[illegible]

ما عندكم ينفد وما عند الله باق

[illegible]

[illegible]

قد افلح من زکھا ○ وقد خاب من دسھا (الشمس: ۹، ۱۰)

[illegible]

[illegible] کے رسول ﷺ کی اطاعت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً ○

[illegible]

من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون

[illegible]

[illegible] کو دین سے مخلص بنا لیتی۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ○ نحن اولیؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون ○ نزلا من غفور رحیم ○

ترجمہ: [illegible]

[illegible] ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی [illegible] بخشنے والے مہربان کی طرف سے" (حم السجدہ: ۳۰، ۳۱، ۳۲)

[illegible]

ہمارا ساتھ ان دو مدد گار ہمارے گناہ دنیا کا کوئی قرض ہے کا
بھی خدا کے مہمان بن جاؤ گے اور آخرت میں بھی۔

[illegible]

تو نہ جانے یہ دولت کہاں خرچ ہوتی۔

[illegible]

چاہے تعالیٰ سے دور ہو کر دم توڑ رہے ہیں۔

یایہا الذین امنوا لا تبطلوا صدقتکم بالمن والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ
والیوم الاخر O

[illegible]

جیسے چٹان پر مٹی ہو پھر اس پر زور کی بارش پڑے تو اسے صاف پتھر کر چھوڑے۔ بقرۃ ۲۶۴

ہماری قوم عبادات، نیکیوں اور صدقات کا یہی حال ہے۔ وہ ظاہر تو بہت اچھی اور محسن ہیں لیکن اخلاص نہ ہونے کے باعث انہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، وہ ضائع ہو جاتی ہیں اور ہمیں خبر بھی نہیں ہوتی۔

سب سے پہلے اخلاص کسے کہتے ہیں اور پھر غور کیجئے کہ ہمارے اعمال میں اخلاص ہے یا نہیں

ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اخلاص یہ ہے۔

"نیکی کرنے والا لوگوں سے اس کی تعریف پسند نہ کرے"

شیخ ابو یعقوب مکفوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"جس طرح برائیوں کو چھپایا جاتا ہے اسی طرح نیکیوں کا چھپانا اخلاص ہے"

سہل ابن عبداللہ رحمۃ اللہ نے فرمایا:

"اپنی نیکیوں کو معمولی اور حقیر جاننا اخلاص ہے"

ان بزرگوں کے ارشاد کے مطابق۔

اخلاص اس طرح نیک کام کرنا ہے دل میں یہ خیال بھی نہ آنے پائے کہ لوگ تعریف کریں اسی لئے نیکی کو اس طرح چھپایا جائے کہ اللہ کے سوا کوئی نہ جانے اور اپنی نیکیوں اور اعمال پر غرور نہ کیا جائے بلکہ آپ کو گنہگار ہی سمجھتا ہے۔ اور کتنی ہی بڑی نیکی کیوں نہ کرے لیکن اس کو کم ہی جانے اور زیادہ کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ یہ ہے اخلاص۔

سوچئے آج کتنے لوگ ہیں جو اس طرح نیکیاں کرتے ہیں ہم تو چند نمازیں پڑھتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ پیشانی پر نماز کا نشان پڑ جائے تاکہ ہر ایک پہچان لے کہ ہم نمازی ہیں حج کرتے ہیں تو اگر کوئی حاجی نہ کہے تو بہت برا لگتا ہے بلکہ اپنے نام کے ساتھ خود ہی حاجی لکھتے اور بولتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ مسجد بناتے ہیں تو اس کو اپنا گھر سمجھتے ہیں اس میں کوئی کام ہماری مرضی کے خلاف نہ ہونے پائے اگر کسی مدرسے، ہسپتال وغیرہ میں چندہ کرتے ہیں تو اس پر اپنا نام لکھوانا ضروری سمجھتے ہیں مسجد میں ایک قرآن شریف رکھتے ہیں تو اس پر نام ضرور لکھ دیتے ہیں۔ کہاں تک مثال دیں ہمارے اعمال میں اخلاص نہیں اور اخلاص نہ ہونا بھی ہماری پریشانی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے جیسا کہ حبیب اعظم ﷺ فرماتے ہیں۔

عن عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله ﷺ يقول من سمع الناس بعمله سمع الله به اسامع خلقه و حقره و صغره.

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی (ریاکاری) کو لوگوں میں مشہور کر دے گا اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا" (بیہقی)

دکھاوے کیلئے عمل کرنے والوں کو شہرت خوب ہوتی ہے لیکن ساتھ ذلیل بھی ہو رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہماری پریشانی کے اسباب نہ تو وہ ہیں جو ہم سمجھتے ہیں، نہ وہ ہیں جو لوگ بتاتے ہیں اور نہ ہی ان کا حل سمسٹر یا کانفرنسوں میں مل سکتا ہے نہ سیمیناروں میں حقیقتاً اس پریشانی کے اسباب وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات سے واضح ہیں اور ان کا حل اور نجات بھی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب ہم امت مسلمہ کی حیثیت سے صرف قرآن و حدیث کو اپنا رہبر و رہنما بنائیں کیونکہ امت مسلمہ کی کامیابی و کامرانی اور عزت و عظمت سب قرآن و حدیث سے ہی وابستہ ہیں۔ اے اللہ ہمارے دلوں سے دنیا کی محبت کو دور فرما اور ہمارے اعمال میں اخلاص پیدا فرما تاکہ ہمیں دنیا و آخرت میں سکون نصیب ہو۔

خدمت خلق کا مقام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقت بجز خدمت خلق نیست   بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

عبادت کا مفہوم [illegible]

[illegible]

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (سورہ الذاریات ۵۶)

[illegible]

[illegible]

بعل شرع مہ

[illegible] تعظیم اور مخلوق خدا پر شفقت کا نام

ہے۔ کیونکہ یہ دو چیزیں ایسی ہیں جن سے کوئی شریعت خالی نہیں [illegible]

[illegible] سورہ بقرہ میں ارشاد ہے

[illegible]

[illegible]

سائلوں پر اور گردنوں کے آزاد کرانے میں۔۔۔۔ (سورہ بقرہ [illegible])

[illegible] کا دائرہ [illegible]

عبادات، معاملات، معاشرت وغیرہ سب اسی کے تحت آتے ہیں۔ جبکہ خدمت خلق بھی اسی کی ایک شاخ ہے۔ اسی طرح اخلاقیات بھی اسی کی ایک قسم ہے۔ ایمانیات کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایمانیات کا تعلق انسان کی ذات سے ہے، اور معاملات، اخلاقیات کا تعلق پوری قوم، پورے سماج اور سارے معاشرے سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاملات اور اخلاقیات کو ایمانیات پر فوقیت حاصل ہے۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اگرچہ ارکان اسلام میں سے ہیں اور اسلام کی ساری عمارت انہی پر کھڑی ہے مگر یہ ارکان اپنی ذات میں خود عبادت نہیں بلکہ عبادت کی صورتیں ہیں۔ نماز اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے۔ اس کے اوقات مقرر ہیں۔ مقررہ وقت پر نماز پڑھنا باعث ثواب ہے اور اس کا پڑھنا کبھی عظیم نیکی اور کبھی فریضہ بن جاتا ہے جبکہ سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو یا عین دوپہر ہو تو اس وقت نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنا عبادت ہے اور مقررہ اوقات میں نماز چھوڑنا عبادت ہے بلکہ جس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اس کا حکم ماننا عبادت ہے۔ ماہ رمضان میں روزہ رکھنا فرض ہے۔ اس کا بلا عذر شرعی ترک کرنا گناہ ہے۔ لیکن یہی روزہ اگر عید کے دن رکھا جائے تو حرام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ روزہ رکھنا عبادت ہے اور مقررہ دن روزہ ترک کرنا عبادت ہے۔ بلکہ روزہ کے متعلق حقیقی حکم ماننا عبادت ہے۔ سو عبادات دراصل طاعت الٰہی کا نام ہے کہ اس نے جس طرح انسان کو زندگی بسر کرنے کا حکم دیا ہے اور اس نے جس قدر حقوق و فرائض مقرر کئے ہیں ان کو ادا کرتا رہے تو اس کی ساری زندگی عبادت ہے، ورنہ بغاوت۔

خدمت خلق غرض کہ اس امر میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ عبادت صرف نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کا نام نہیں بلکہ ہر شعبے پر ہر قدم اور ہر معاملہ میں طاعت الٰہی کا نام ہے اور طاعت الٰہی میں حقوق اللہ، حقوق العباد دونوں شامل ہیں۔ حقوق اللہ کے مقابلہ میں حقوق العباد کی فہرست بہت طویل ہے۔ کہیں انسان کی اپنی ذات کے حقوق ہیں، کہیں والدین کے حقوق ہیں، کہیں اساتذہ کے حقوق ہیں، کہیں رشتہ داروں کے حقوق ہیں، کہیں دوستوں کے حقوق ہیں، کہیں ہمسایوں کے حقوق ہیں اور کہیں اہل عالم کے حقوق ہیں۔ یہاں تک کہ جانوروں کے حقوق ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی پر معاشرہ کی صحت اور حسن کا دارومدار ہے۔ حقوق اللہ کے مقابلے میں حقوق العباد کی اہمیت زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ مخلوق خدا کی عیال ہے۔ جیسا کہ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

ترجمہ: ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کے کنبے (مخلوق) کے ساتھ نیکی کرے۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا

کہ ساری مخلوق ہے کنبہ خدا کا

جتنی محبت ایک ماں کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ محبت خالق کو اپنی مخلوق سے ہے۔ اور وہ اسی کو دوست رکھتا ہے جو اس کی مخلوق کو محبوب رکھے، اس کے دکھ سکھ کو اپنا دکھ سکھ سمجھے اور اس کی حتی المقدور خدمت کرتا ہے۔ اسی لئے علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے

میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

مثلاً آپ کا ملازم یا نوکر آپ کی تو کتنا بھی اطاعت گزاری کرے لیکن آپ کی اولاد کو چھیڑتا رہے۔ اس سے کینہ رکھتا ہو اور ان کی خدمت کرنے کی بجائے انہیں اذیت پہنچائے اور تکلیف دے تو یقیناً آپ اس کی اطاعت گزاری کے باوجود اسے اچھا نہیں سمجھیں گے۔ اس کو نافرمان ہی سمجھیں گے اور اسے اپنی نظر شفقت سے محروم رکھیں گے یا اسے نکال دیں گے۔ یہی معاملہ خالق و مالک کا ہے۔ نماز پڑھنا، روزے رکھنا، حج ادا کرنا

[illegible]

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

[illegible]

[illegible]

کس طرح سراپا سوزی اور دردمندی تھے۔

محبت الٰہی کی عملی راہ:

[illegible]

۸ محرم ترین ایسے جناب تھا حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

مجھے خواب میں ایک کتاب دی گئی جس میں لکھا ہوا تھا کہ جہاں تک ہو سکے دلوں کو راحت پہنچاؤ کیونکہ مومن کا دل اسرار ربوبیت کا محل ہے

ایک بزرگ نے کیا خوب کہا ہے

سیکوش کہ راحتے بجانے برسد

یا دست شکستہ بنانے برسد

اور فرمایا کہ قیامت کے بازار میں کوئی سودا اتنا رواں اور قیمتی نہ ہوگا، جتنا دلوں کو راحت پہنچانا"

شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ شیخ نظام الدین اولیاء اور شیخ آبادی کی خانقاہ سے جس وقت اٹھے تو ایک کاتب بیٹھا رہتا تھا جو حاجت مند تھا اس کی حاجت کو لکھ کر جاتا اس پر حضرت کی مہر لگا دی جاتی جس کا سجع تھا "از کرم سوئی از بمراد ی"

در رعایت دلی بکوش

نظام الدین بدہ سفرد ش

حاجت مند یہ پرچی کسی امیر کے پاس لے جاتا اور اس کی حاجت پوری ہو جاتی۔ معاملات و دین [illegible] تھا۔ خانقاہ کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہوئے تھے۔

لازمی اور متعدی نیکی

خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا

"طاعت دو طرح کی ہوتی ہے لازمی اور متعدی۔ لازمی وہ ہوتی ہے جس کا نفع صرف کرنے والے کی ذات کو پہنچے اور یہ نماز، روزہ، حج اور اوراد و تسبیح ہے۔ متعدی وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اور اخلاق، شفقت، غیر کے حق میں مہربانی، اس کو متعدی اطاعت کہتے ہیں، اس کا ثواب بے شمار ہے"

خود حضرت محبوب الٰہی کی حیات طیبہ اس طاعت متعدی کی بہترین مثال ہے۔ حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید عزیز الدین ایک مرتبہ شرکت کے بعد حضرت محبوب الٰہی کی خدمت میں حاضر ہوئے شیخ سے روایت کیا کہ جہاں تک [illegible] میں گیا تھا وہاں لوگ یہ کہتے تھے "حضرت شیخ نظام الدین اب فارغ رہتے ہیں، [illegible] جہاں جیسا یعنی شیخ نظام الدین کو بڑا فراغ بالی حاصل ہے اور انہیں اس جہان کا کوئی غم اور فکر نہیں۔ حضرت محبوب الٰہی نے فرمایا "جس قدر غم اور اندوہ مجھے رہتا ہے، کسی کو اس جہان میں نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ اتنی مخلوق میرے پاس آتی ہے اور اپنے رنج و تکلیف بیان کرتی ہے۔ ان سب کا بوجھ میرے [illegible] پڑتا ہے۔ وہ عجیب دل ہوگا جو مسلمان بھائی کا غم سنے اور اس پر اثر نہ ہو"

حضرت محبوب الٰہی اور خلق خدا کا غم

مصیبت زدوں اور غریبوں سے ہمدردی صرف وہی کر سکتا ہے جو مصیبت اور غربت کی تمام تکلیفوں کو اپنے اوپر طاری کر سکتا ہو۔ جس کو پیٹ بھر کر کھانا ملے وہ فاقہ زدوں کی حالت کا کیا اندازہ کر سکتا ہے۔ جس کی زندگی کا تمام [illegible] آسائش میسر ہوں وہ کس طرح حاجت مندوں کی بے چینی اور تکلیف کا احساس کر سکتا ہے!

حضرت محبوب الٰہی کی زندگی کے واقعات شاہد ہیں کہ ان کی اخلاقی تعلیم زبان تک محدود نہ تھی وہ ان اخلاقی اصولوں کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ گرمی کا موسم تھا، ایک دن حاضرین کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ سائے میں جگہ نہ رہی۔ لوگ دھوپ میں بیٹھنے لگے حضرت محبوب الٰہی کی طبیعت بے چین ہو گئی فرمایا

"ذرا پاس پاس ہو کر بیٹھو تاکہ دوسرے بھی سائے میں بیٹھیں، کیونکہ دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور میں جل رہا ہوں"

[illegible]

عشق میں کس طرح از سکتا ہے"

اسی طرح کھانا کھایا جاتا

[illegible]

"من زار حیا ولم یذق منه شیئا فکانما زار میتا"

[illegible]

[illegible] خدمت خلق [illegible]

[illegible] Service of Humanity [illegible]

[illegible]

[illegible] مجروح انسانیت کی خدمت کی ہوگی۔

[illegible]

شیخ عزیز اللہ کا بے وسیلہ آدمی کی خاطر اعتکاف توڑ دینا: زائرین کی خدمت اور ان کی حاجت کو پورا کرنا صوفیاء کے نزدیک کس طرح ضروری اور فوری تھا۔ اس کا اندازہ ملا عبدالقادر کی شنیدہ نہیں بلکہ ان کی اس دیدہ شہادت سے لگایئے جو انہوں نے شیخ عزیز اللہ کے متعلق نقل کی ہے کہ ان کا عام حال یہ تھا۔

"جو کوئی محتاج بے وسیلہ آدمی ان کے پاس سفارش کے لئے حاضر ہوتا، شیخ خواہ چلہ میں ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں اور کسی ایسے شخص کے پاس ہی سفارش کیوں نہ کرنی پڑی ہو جو دین سے بیگانہ ہوتا، لیکن باوجود ان تمام باتوں کے شیخ پیدل اس کے گھر جاتے مکان اس کا جتنے فاصلے پر بھی ہو۔ ضرورت مند کی حاجت جب پوری ہو جاتی تب پھر چلہ کے حجرے میں واپس ہو کر اپنے اشغال میں مشغول ہو جاتے"

ملا صاحب نے لکھا ہے کہ ان کے طرز عمل سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سفارش کے لئے چلہ کے اعتکاف سے باہر ہونے کو چلہ کشی کے منافی نہیں خیال کرتے تھے۔ ملا صاحب کے الفاظ یہ ہیں

"گویا شکستے درا عتکاف واقع نہ شد" یعنی گویا سمجھتے تھے کہ ان کے اعتکاف کا تسلسل اس سے نہیں ٹوٹا۔

واللہ اعلم اعتکاف کو پھر نئے سرے سے شروع کرتے تھے، یا نفلی اعتکاف ہونے کی وجہ سے اس قسم کی ارعجات میں وہ اس لئے باہر نکلنے کو جائز سمجھتے تھے، خیر یہ تو فقہ اور تصوف کا علمی مسئلہ ہے۔ امام محمد وغیرہ کی جو رائے نفلی اعتکاف کے متعلق ہے اس کے لحاظ سے گنجائش بھی پیدا ہوتی ہے۔ مجھے اس وقت ان بزرگوں کے نقطہ نظر کو پیش کرنا ہے، قومی ہمدردیوں کے مدعیوں کے لئے اس میں کتنی اسیر تیں ہیں۔ ملا صاحب نے لکھا ہے کہ "ان کا خیال تھا کہ کسی غریب آدمی کی حاجت براری کا کام چونکہ ایسی عبادت ہے جس سے دوسروں کو نفع پہنچتا ہے یعنی متعدی ہے۔ اس لئے لازمی عبادت پر جس کے منافع صرف اپنی ذات تک محدود رہتے ہیں ان کو ترجیح حاصل ہے۔ اسی لئے سفارش کو چلہ کشی کی عبادت سے مقدم خیال کرتے تھے"

ذرا ان بزرگوں کی نگاہ کی بلندیوں کو دیکھئے صرف یہی نہیں کہ اعتکاف اور چلہ کو توڑ دیتے تھے بلکہ ملا صاحب کا جیسا کہ بیان ہے کسی قسم کا آدمی ہو، دین سے بیگانہ ہی کیوں نہ ہو، فاسق و فاجر ہو، لیکن غریب مسلمان کا کام نکلتا ہے۔ اس لئے ان کو ایسوں کے پاس جانے میں بھی عذر نہیں ہوتا تھا۔ کل کیا ان تھے اور آج ان ہی کے اخلاق کا کیا حال ہے اور بات اسی حد تک ختم نہیں ہو جاتی ملا صاحب نے اس کے بعد جو یہ اضافہ کیا ہے کہ

"کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اگر کسی کافر یا ظالم حاکم کے پاس شیخ کی سفارش کارگر نہ ہوتی اور وہ اس کو قبول نہ کرتا، یا قصداً گھر سے باہر نہ نکلتا تو دن بھر شیخ اس کے دروازہ پر بیٹھے رہتے"

سن رہے ہیں فاسق و فاجر ہی نہیں کافر ہندو عہدیداروں کے پاس بھی اس غرض کے لئے جانے سے نہیں ہچکچاتے تھے۔ نفس کا یہ حال ہے کہ قصداً عہدیدار باہر نہیں نکل رہا، لیکن وہ ہیں کہ اس کے دروازے پر دھرنے مارے بیٹھے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک امتی کا کام نکلتا ہے، نہ عزت کی پرواہ ہے اور نہ پوزیشن کی۔ کیونکہ شیخ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ ان کے علمی وقار کا اندازہ اسی سے کیجئے کہ ملا عبدالقادر جیسے آدمی ان کے شاگرد تھے، اور ان کے تلمذ پر ان کو فخر ہے، خود لکھتے ہیں کہ

"اس باکمال بزرگ کی خدمت میں تصوف کے چند رسالوں کے پڑھنے کا مجھے بھی موقع ملا ہے الحمدللہ"

"بہر حال دوسرے دن پھر اسی کافر یا ظالم عہدیدار) کے دربار میں جاتے اور کوئی شکوہ یا گلہ نہ کرتے، نہ ان کے دل میں اس طرز عمل سے کوئی کدورت پیدا ہوتی"

کچھ اس طرح لپٹ جاتے کہ بالآخر "وہ شخص جس سے سفارش کی جاتی تھی، خود شرمندہ و خجل و نادم ہو کر شیخ کے پاؤں میں گر پڑتا اور یوں بخوشی و رضا اس بیچارے غریب کا کام نکل جاتا"

حسن صورت اور حسن سیرت

اے ایم انصاری (شکر گڑھ)

کسی بھی شے میں خوبصورتی، عمدگی اور خوبی و وصف کا ہونا اس کا "حسن" ہے۔ حسن خواہ کسی شے میں ہو باعث کشش اور جاذب توجہ ہوتا ہے۔ خوبصورتی اور زیبائی اپنے اندر ایک ایسی جاذبیت اور جادو رکھتی ہے، جو اپنی سحر آفرینی اور جادوئی اثر سے ہر ایک کو اپنی طرف توجہ کرتی ہے، آنکھوں کیلئے راحت اور دلوں کیلئے فرحت و مسرت کا سامان مہیا کرتی ہے۔

کھلتے ہوئے رنگین پھول، طلوع ہوتے ہوئے سورج کی سنہری کرنیں، بادلوں کی سرمئی گہری گھٹائیں، مست خرام ندیاں، برف پوش پہاڑی سلسلے دور او نچائی سے گرتے ہوئے پانی کی آبشاریں، راتوں کو ہر طرف پھیلے نقرئی چاندنی یہ سب حسن کے قدرتی مظاہر ے نظارے اور نمونے ہیں، جو صناع ازل کے دست تخلیق کے حسین شاہکار ہیں۔

حسن و خوبی کی ایسی ہی کیفیات جب دل کش نقوش، خوبصورت خدو خال اور گوری رنگت کے روپ میں انسانی چہرے پر جلوہ فگن ہوتی ہیں تو اس کیفیت کو "حسن صورت" کا نام دیا جاتا ہے ——— اور ——— حسن و خوبی کی ایسی کیفیات خوش خلقی کے روپ میں جب انسان کے اعمال و کردار کا حصہ بنتی ہیں تو "حسن سیرت" کہلاتی ہیں۔ گویا انسان کی ظاہری خوبی "حسن صورت" اور باطنی خوبی "حسن سیرت" ہے۔

"حسن" اگر صورت میں ہو تو جنت نگاہ ہے، جو ماحول کو دل فریب اور دل کش بنا دیتا ہے اگر "حسن" سیرت میں ہو تو باعث قبولیت و لائق احترام ہے جو دوسروں کے جذبات و احساسات کو متاثر کر کے ان کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ یوں حسن سیرت کا حامل انسان عوام میں منظور نظر اور مکرم بن جاتا ہے۔ اگر آپ خوبصورت ہیں تو آپ ایک بڑی خوبی و صفت کے حامل ہیں لیکن اس خوبی و صفت پر آپ کو فخر نہیں کرنا چاہئے، اترانا نہیں چاہئے، کیونکہ اس خوبی و گن کے آپ مالک ضرور ہیں۔ لیکن اس کے تخلیق کار نہیں۔ اسکے حاصل کرنے میں اس کے مالک بنتے ہیں آپ کی ذاتی کوشش محنت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ حسن صورت کا خالق تو اللہ ہے، جس نے آپ کو خوبصورت بنایا۔ یہ سارا کمال اور کاریگری تو اس صناع ازل کی ہے جو آپ کا اور ساری کائنات کا خالق ہے۔ لہذا حسن صورت کی تعریف و توصیف کو یا اللہ کی تعریف و ثنا ہے۔ اس میں آپ کا کوئی کمال، اعجاز اور استادی، کاریگری نہیں ہے۔ لہذا آپ کسی تعریف اور ستائش مدحت کے سزاوار نہیں اور اس ضمن میں آپ کو کسی قسم کا تفاخر کرنا مناسب نہیں۔ لیکن اگر آپ حسن سیرت کے حامل ہیں، اچھے اخلاق اور نیک عادات کے مالک ہیں، خوش خوئی، خوش روئی اور خوش خلقی کے اوصاف حمیدہ سے متصف ہیں تو پھر یہ آپ کا کمال ہے۔ آپ کی ذاتی توجہ اور خلوص نیت کا اعجاز ہے اور اس پر آپ کا فخر بجا ہے۔ آپ تعریف و توصیف اور تحسین و آفرین کے اہل ہیں۔

چہرے کا حسن ایک عارضی خوبی ہے، جو وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے اور جوانی بیت جانے کے بعد بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن حسن سیرت ایک دائمی اور پائیدار خوبی ہے، جو سدا قائم رہتی ہے بلکہ مرنے کے بعد بھی نیکی کے رد عمل کے طور پر آخرت میں انسان کے کام آتی ہے۔

کسی انسان کا خوبصورت چہرہ صرف دوسروں کی آنکھوں کیلئے فرحت و مسرت ہے، اس کا یہ حسن دوسروں کے کسی اور کام نہیں آ سکتا۔ کسی کے دکھ درد کا مداوا نہیں بن سکتا۔ جبکہ کوئی نیک سیرت، ہمدرد اور خوش اخلاق انسان ہمدردی سے، غمگساری سے دوسروں کے کام آ سکتا ہے۔ اس طرح ایک نیک سیرت انسان دوسروں کیلئے معاشرہ کیلئے مفید اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

یہ ستودہ اعمال، محمودہ کردار نیک سیرت لوگ انسانیت کیلئے عظیم احسان ہیں جن کا یہ نیک سیرت کا حسن لائق صد احترام اور قابل صد داد ہے۔

گیارہویں سالانہ عظیم الشان

کل پاکستان محفل نعت

تلاوت

زینت القرآن فخر القراء
قاری نجم مصطفےٰ صاحب

نقابت:

شہرۂ آفاق نقیب
افتخار رضوی آف شاہ کوٹ

مورخہ 25 مئی 2009ء بروز سوموار بعد از نماز عشاء

بمقام: درمان روڈ شکر گڑھ

بفیضانِ نظر

حضور مفکر اسلام پروفیسر **محمد حسین آسی** نقشبندی قادری

زیر صدارت

پیر سید کرامت علی حسین شاہ صاحب

زیر سرپرستی

صاحبزادہ محمد عطاالحق نقشبندی صاحب

بین الاقوامی شہرت یافتہ ثناء خوانان مصطفےٰ

ننھا ثناخوان فرحان علی قادری جیکب آباد سندھ Q.TV

بلبل باغ مدینہ قاری شاہد محمود (ماں دی شان والے) ساہیوال Q.TV

سفیر درد و سوز قاسم حسان صاحب جڑانوالہ Q.TV

منجانب: انجمن فیض رضا درمان روڈ شکر گڑھ

رابطہ نمبر: 0334-4191464
0300-7773829

Monthly Mujallah AL-HAQIQA
May 2009
Reg. No: S.R.96

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے والدین کریمین کی شان وعظمت کے بیان دوران قاہرہ سے مزین

حضور مفکر اسلام پروفیسر **محمد حسین آسی** نقشبندی قادری

کی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین

زیر طبع ہے